سوال

میرے علم میں آیا ہے کہ اگر کسی مسلمان لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اسلام قبول کیا جائے اگرچہ اس کا ایمان حقیقی نہ ہو اللہ تعالی اس سے اس کا اسلام قبول کرتا ہے ۔ اس لیے کہ اس طریقہ سے مسلمانوں کی تعداد میں ایک شخص کا اضافہ ہوتا ہے اور خاص کر شادی کے بعد اس کے بچے نصاری ہونے کی بجائے مسلمان ہوں گے ، تو آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اصلی ایمان تو دل میں ہوتا ہے ، اور اسی بنا پر شریعت اسلامیہ میں نیت کا بہت دخل ہے اور اس کا اعتبار کیا جاتا ہے ، اسی چیز کا اشارہ اس حدیث میں ملتا ہے جسے علماء کرام نے دین اسلام کا نصف قرار دیا اور بہت سے مصنفین نے اپنی کتابوں کا آغاز ہی اس حدیث سے کیا ہے ۔

مثلا امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی ابتدا کرتے ہوئے اسی حدیث کو نقل کیا ہے :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(یقینا اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے ، اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو ، تو جو شخص دنیا کے حصول کے لیے یا پھر کسی عورت سے شادی کے لیے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اسی لیے ہے جس لیے اس نے ہجرت کی) صحیح بخاری حدیث نمبر (1) ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ :

(تو جس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے ، اور جس نے دنیا کے حصول یا پھر کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی لیے ہے جس لیے اس نے ہجرت کی) صحیح مسلم حدیث نمبر (3530) ۔

تو اس بنا پر اس مسئلہ کی دو شقیں ہیں :

پہلی شق :

اللہ تعالی کے ہاں اسلام قبول ہونے کے متعلق تو یہ ہے کہ حدیث کی روح سے اگر اس کی نیت صرف شادی کی ہے تو اس کا اس طرح قبول اسلام اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ، اس لیے کہ ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا ۔

دوسری شق :

اس پر ظاہری اعتبار سے اسلامی احکام کا لاگو ہونا ۔

تو اگر ایسا شخص کلمہ پڑھ لے اور ظاہری طور پر شعائر اسلام پر عمل بھی کرتا رہے اور نواقض اسلام کوئی نہ ہو تو اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ برتا جائے گا ، اور اس کی اس مسلمان لڑکی

سے شادی قبول کرنا بھی ممکن ہے ، اس لیے کہ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہری حالات پر معاملات کرو ہمیں اس کا حکم نہیں کہ ان کے دلوں کو کریدتے پھریں ۔

جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اوران کے پیٹ پھاڑتا پھروں) صحیح بخاری حدیث نمبر (4004) صحیح مسلم حدیث نمبر (1763) ۔

اورہوسکتا ہے کہ یہ شخص اگر اسی نیت سے اسلام قبول کرے اورپھر اسلام کے فضل وکمال اورصدق نیت کی ترغیب دیکھے تواللہ تعالی کے ساتھ سچائی کرتے ہوئے اپنے اسلام کی اصلاح کرلے اور نیت میں بھی سچائی پیدا کرے تو اللہ تعالی اس سے اسلام قبول فرمالے ۔

اوریہ بھی ممکن ہے کہ جس کسی کا بھی اس شخص سے تعلق ہے وہ اسے نصیحت کرے کہ قبول اسلام میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی رضامندی اور حقیقی طور پر قبول اسلام ہونا چاہیے ، اورپھر اس لڑکی سے شادی اسی نعمت اسلام کے ماتحت ہے نہ کہ مقصود وغایت ۔

اوراس لڑکی کو بھی چاہیے وہ شادی کو اس شخص کے اسلام سے ترغیب دلائے اور شرط رکھے کہ اگر اسلام قبول کروگے تو میں شادی کروں گی جس طرح ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کرتے وقت لگائی تھی :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی اوران کے درمیان مہر اسلام تھا ، وہ اس طرح کہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ابوطلحہ سے پہلے اسلام لائیں اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی طرف شادی کا پیغام بھیجا توام سلیم رضی اللہ تعالی کہنے لگیں :

میں اسلام قبول کرچکی ہوں تم بھی اسلام قبول کرلو تو مجھے منظور ہے میں شادی کے لیے تیار ہوں ، توابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا اوران کا مہر اسلام ہی تھا ۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3288) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی (3133) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورسوال میں اللہ تعالی کے ہاں اسلام کے قابل قبول ہونے کی جوتاویل کی گئی ہے کہ اس سے مسلمانوں کی تعداد میں زیادتی ہوگی صحیح نہیں ، اس لیے کہ اگرچہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونا ایک اچھا اور مستحسن امر اور مقصود ہے لیکن یہ اسکے لیے جو حقیقی طورپر ایمان نہیں لایا بلکہ صرف اسلام کا دعوی کرتا ہے اس کے قبول کا سبب نہیں بن سکتا ۔

اس لیے کہ اسلام کیفیت اور کمیت دونوں کا اہتمام کرتا ہے نہ کہ صرف کمیت کا ، اوراپنے دین میں ایک سچا سوجھوٹوں سے بہتر ہے ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

26758